روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
پیر 24 جنوری 2011ء 19 صفر 1432 ہجری 24 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 20

جوان اونٹنیاں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:۔

خدا کی قسم ابن مریم حکم عدل بن کر نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو ختم کریں گے اور جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا اوران پر سفر نہیں کیا جائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ حدیث نمبر 221)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر سوچ کر دیکھا جائے تو اپنی کیفیت کے رو سے خسوف کسوف کی پیشگوئی اور اونٹوں کے متروک ہونے کی پیشگوئی ایک ہی درجہ پر معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ خسوف کسوف کا نظارہ کروڑ ہا انسانوں کو اپنا گواہ بنا گیا ہے۔ ایسا ہی اونٹوں کے متروک ہونے کا نظارہ بھی ہے بلکہ یہ نظارہ خسوف کسوف سے بڑھ کر ہے کیونکہ خسوف کسوف صرف دو مرتبہ ہو کر اور صرف چند گھنٹہ تک رہ کر دنیا سے گزر گیا۔ مگر اس نئی سواری کا نظارہ جس کا نام ریل ہے ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ پہلے اونٹ ہوا کرتے تھے۔ ذرا اس وقت کو سوچو کہ جب مکہ معظمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئت مجموعی میں مدینہ کی طرف جائے گا یا مدینہ سے مکہ کی طرف آئے گا تو اس نئی طرز کے قافلہ میں عین اس حالت میں جس وقت کوئی اہل عرب یہ آیت پڑھے گا کہ واذا العشار............یعنی یاد کرو وہ زمانہ جب کہ اونٹنیاں بے کار کی جائیں گی اور ایک حملدار اونٹنی کا بھی قدر نہ رہے گا جو اہل عرب کے نزدیک بڑی قیمتی تھی اور یا جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتا ہوا یہ حدیث پڑھے گا کہ ویترک القلاص............یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور ان پر کوئی سوار نہ ہوگا تو سننے والے اس پیشگوئی کو سن کر کس قدر وجد میں آئیں گے اور کس قدر ان کا ایمان قوی ہوگا۔ جس شخص کو عرب کی پرانی تاریخ سے کچھ واقفیت ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اونٹ اہل عرب کا بہت پرانا رفیق ہے اور عربی زبان میں ہزار کے قریب اونٹ کا نام ہے اور اونٹ سے اس قدر قدیم تعلقات اہل عرب کے پائے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں بیس ہزار کے قریب عربی زبان میں ایسا شعر ہوگا جس میں اونٹ کا ذکر ہے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ کسی پیشگوئی میں اونٹوں کے ایسے انقلاب عظیم کا ذکر کرنا اس سے بڑھ کر اہل عرب کے دلوں پر اثر ڈالنے کے لئے اور پیشگوئی کی عظمت ان کی طبیعتوں میں بٹھانے کے لئے اور کوئی راہ نہیں۔ اسی وجہ سے یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی سے اچھلنا چاہئے کہ خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلادِ شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے ان سے الگ ہو جائے گا۔ سبحان اللہ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے۔ یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتاب اللہ قرآن شریف کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کے لئے یہ ایک ایسا نشان دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے کہ نہ توریت میں ایسی بزرگ اور کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور نہ انجیل میں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب میں۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 196)

روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں .... پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 687)

☆ کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کر رہے ہیں؟

☆ کیا آپ کے گھر کے تمام افراد روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

نمایاں کامیابی

مکرم منظور الحق شمس صاحب لندن یو۔کے لکھتے ہیں۔

میرے دو بھتیجوں عمیر احمد شمس کلاس دہم اور عدیل احمد شمس کلاس ہشتم ابن مکرم معین الحق شمس صاحب سڈنی آسٹریلیا نے اپنی اپنی کلاسوں میں ٹاپ کرتے ہوئے پلمپٹن ہائی سکول آسٹریلیا سے ڈکس آف ایئر (DUX of Year) ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ جو ہر سال کلاس میں صرف ایک طالب علم کو دیا جاتا ہے۔ دونوں بچے مکرم شیخ غلام احمد صاحب مرحوم بہاولنگر کے نواسے، مکرم حافظ مبین الحق شمس صاحب کے پوتے اور محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح کامیابیوں سے نوازتا رہے، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ناروے

جماعت احمدیہ ناروے کا 28واں جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ ناروے بیت النصر میں 31,30 اکتوبر 2010ء کو منعقد ہوا۔ بیت النصر کا منصوبہ ایک عرصہ تعطل کا شکار رہا۔ ایک وقت آیا کہ اس پلاٹ پر کچھ تعمیراتی کام ہو چکا تھا، رقم کی کمی اور دیگر فنی مسائل کی وجہ سے فروخت کی کوشش کی گئی۔ جماعت احمدیہ ناروے عددی لحاظ سے ایک چھوٹی جماعت ہے۔ جس کی تجنید 1200 کے قریب ہے لیکن بیت النصر کا منصوبہ ایک بہت بڑا منصوبہ تھا جو بظاہر محال نظر آتا تھا۔ بیت النصر جس علاقے میں واقع ہے یہ اوسلو کے اندر ہے اور آمدورفت کے وسائل مثلاً ٹرین، بس ہر 5 منٹ کے روٹ پر چلتے ہیں اور بیت النصر بالکل ان سٹاپس کے قریب ہے۔ کونسل کی طرف سے مختلف نوع کے تقاضے اور معاندین کے حربے بھی اس منصوبے کے راستے میں رکاوٹ بنے رہے۔ لیکن سب سے بڑا مسئلہ مالی وسائل کا تھا جو جماعت کے پاس کم تھے۔ خدائے کارساز نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کا موقع میسر فرمایا۔ آپ نے خطبہ جمعہ اوسلو ناروے 2005ء میں پُر معارف اور ولولہ خیز خطاب فرماتے ہوئے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے بیت الذکر کی تحریک فرمائی۔

اس خطاب نے مُردوں میں بھی زندگی کی روح پھونک دی اور بیت الذکر فنڈ کی وصولی کا کام شروع کر دیا گیا جس میں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے اور مکرم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے نے دن رات ایک کر دیئے۔ جماعت کے تمام مرد وزن چھوٹے بڑوں نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے بیت الذکر مکمل ہو چکی ہے اور شاہراہ E6 پر سفر کرنے والے دُور سے بیت النصر کا نظارہ کرتے ہیں اور یہ خوشنما خدا کا گھر نظروں کو لبھاتا ہے اور دلوں کو خوش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد بڑی شان سے پورا ہوا۔ ہر مُشکل اور مخالفت کے باوجود یہ خدا کا گھر مکمل ہوا۔

اب چند فنی کام اور کونسل کی منظوری باقی ہیں۔ یہ مکمل ہونے پر انشاء اللہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باقاعدہ افتتاح کیلئے گزارش کی جائے گی۔ فی الوقت حضور انور نے عارضی طور پر جلسہ کے انعقاد اور نمازوں کیلئے اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پہلا دن

مورخہ 30 اکتوبر 2010ء کو نماز تہجد اور نماز فجر سے دن کا آغاز ہوا۔ مکرم ومحترم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ نے نماز تہجد و فجر پڑھائی اور درس دیا۔

11 بجے لوائے احمدیت لہرایا گیا جو مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے نے لہرایا۔ جبکہ نارویجین جھنڈا مکرم نوراحمد بولستاد صاحب نے لہرایا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر احباب جماعت کے علاوہ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب امیر ومشنری انچارج ڈنمارک اور مکرم مامون الرشید صاحب نیشنل امیر جماعت سویڈن موجود تھے۔

اجلاس اوّل

جلسہ کا آغاز زیر صدارت محترم امیر صاحب ناروے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کا اُردو اور نارویجین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ نظم

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہم سر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی

کلام حضرت مسیح موعود پیش کیا گیا۔

افتتاحی تقریر مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر صاحب، دوسری تقریر مکرم چوہدری شاہد محمود صاحب کاہلوں مربی سلسلہ ناروے نے کی۔ آپ نے قرآنی آیات تلاوت کرتے ہوئے اطاعت نظام کے موضوع کو موضوع سخن بنایا۔

نماز کی اہمیت پر مکرم امیر صاحب سویڈن مامون الرشید صاحب نے تقریر کی۔

اعلانات کے بعد نماز ظہر و عصر و طعام کے لئے وقفہ ہوا۔

اجلاس دوم

30 اکتوبر 2010ء کو ساڑھے تین بجے اجلاس دوم کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اُردو اور نارویجین ترجمہ پیش کیا گیا۔ یہ اجلاس مکرم نیشنل امیر صاحب سویڈن کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مکرم سید کمال یوسف صاحب سابق امیر سکنڈے نیویا و مربی انچارج نے تقریر کی۔

اجلاس دوم کی دوسری تقریر نارویجین زبان میں تھی جس کا عنوان تھا ''شہیدانِ لاہور۔ میری یادیں'' مقرر مکرم نوراحمد بولستاد تھے۔

دُرثمین سے نظم کے بعد 'صداقت اسلام از روئے بائبل'' کے موضوع سے اجلاس دوم کی آخری تقریر مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب امیر ومشنری ڈنمارک نے کی۔

پہلے دن کی حاضری 776 رہی۔

دوسرا دن اجلاس سوئم

31 اکتوبر 2010ء کو دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب امیر ومشنری انچارج ڈنمارک نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو برادرم اُسامہ الشیخ صاحب فلسطینی عرب نے کی۔ اُردو اور نارویجین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ نظم۔

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

دُرثمین سے پیش کی گئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر نارویجین زبان میں مکرم ظہور احمد منیر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ناروے نے ''واقعہ صلیب کی حقیقت'' کے موضوع پر کی۔

اس تقریر کے بعد لجنہ اماء اللہ ناروے نے اپنا علیحدہ جلسہ مستورات کیا۔

اختتامی اجلاس

ساڑھے تین بجے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سورۃ الاحزاب کی آیات 41 تا 49 پیش کی گئیں۔ اُردو اور نارویجین ترجمہ پیش کیا گیا۔ کلام طاہر سے نظم

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو

پیش کی گئی۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محترم آغا یحییٰ خاں صاحب مربی سلسلہ سویڈن نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''آنحضرت ﷺ بحیثیت اَمن کے پیغمبر'' تھی۔

بعد ازاں سیکرٹری صاحب امور خارجہ نے وزیراعظم ناروے کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں عزت مآب وزیر اعظم Stoltenberg نے جماعت احمدیہ کو جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد دی۔

جلسہ کی اختتامی تقریر محترم زرتشت منیر احمد خاں صاحب نیشنل امیر جماعت ناروے نے کی۔

جلسہ کے دوران جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور درود وسلام سے گونجتا رہا۔

مرد: 450، مستورات: 580 جلسہ کی کل حاضری مرد وزن 1030 رہی۔

جمعۃ المبارک اور جلسہ کے دونوں دن نماز تہجد اور درس کا التزام کیا گیا تھا۔ الحمدللہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

مسحور ہو گئے

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے کئے جانے والے مقدمہ حفظ امن کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود 13 فروری 1899ء کو بٹالہ اور پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ:

''اتفاق ایسا ہوا کہ جس مقام پر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا خیمہ لگا ہوا تھا اس کے نزدیک ہی ایک مکان میں حضرت مسیح موعود جا کر قیام پذیر ہوئے۔ راجہ غلام حیدر خان صاحب جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر ڈگلس کے مسل خواں تھے ان دنوں وہ پٹھانکوٹ میں تحصیل دار تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے قیام کے اہتمام میں خاص حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان میں ایک میدان تھا جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ مغرب کا وقت تھا مغرب کی نماز کے لئے حضرت مسیح موعود میدان میں تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے۔ انہوں نے نماز میں جو قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کی بلند مگر خوش الحان اور اثر میں ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے کان میں پڑی وہ اپنے خیمہ کے آگے کھڑے ہوئے اور ایک انہماک کے عالم میں کھڑے قرآن سنتے رہے جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کہ **میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے۔** اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔ کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقع دیں گے؟ راجہ غلام حیدر خان صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں چنانچہ اب کی دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھا دی گئی اور صاحب بہادر آ کر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور صاحب بہادر مسحور ہو کر جھومتے رہے''۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 47)

حضرت مولوی نوراحمد صاحب لودھی ننگل بہت خوش الحان تھے۔ **فجر کی نماز میں بلند آواز سے تلاوت فرماتے تو عموماً سکھ لوگ گھوڑوں پر گزرنے والے کافی عرصہ کھڑے تلاوت سنتے رہتے۔**

(روزنامہ الفضل 19 جولائی 1989ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

رسول اللہ ﷺ کے متعلق مستشرقین کے خیالات

فہم وادراک سے بالا شخصیت

مسٹر ایچ۔ ایم۔ ہنڈ مین اپنی کتاب ''ایشیا کی بیداری'' کے ص 9 پر رقمطراز ہیں:۔

ترجمہ۔ ''آج بھی جبکہ محمد (ﷺ) کی ابتدائی زندگی اور بعد کے واقعات کی جملہ تفصیلات خود ہمارے زمانے کے ان لوگوں نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں جنہوں نے اس شریف النفس اعرابی کی غیر معمولی زندگی کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ محمد (ﷺ) کے کیریکٹر کو پورے طور پر سمجھنا اور ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں آپ کو جو حیرت انگیز کامیابی نصیب ہوئی اس کی وجوہات کا احاطہ کرنا آسان نہیں ہے۔ ہر چند کہ آپ نے کسی مرحلہ پر بھی اپنے بارے میں خدائی طاقتوں کا دعویٰ نہیں کیا پھر بھی خدا کے اس انسان رسول پر اس کے اپنے ہی خاندان کے افراد سب سے پہلے ایمان لائے۔ ابتدائی ناکامی کے بعد آپ اپنی قوم کے امارت پسند افراد کو نظم وضبط کا پابند بنانے میں کامیاب ثابت ہوئے اور جس شخص کا بھی آپ سے واسطہ پڑا ذاتی حیثیت سے اس پر ایسا نمایاں اثر چھوڑا کہ نہ تو غربت وافلاس کی حالت میں اور نہ مصیبت کی تکلیف دہ گھڑیوں میں جبکہ کفار مکہ آپ کے تعاقب میں تھے اور نہ ہی خوشحالی کے انتہائی عروج کے وقت آپ کو کوئی ایسا موقع پیش آیا کہ جب آپ کو اپنے ماننے والوں کے متعلق غداری کی کوئی شکایت زبان پر لانی پڑی ہو اس وقت کے بالمقابل کہ جب آپ شکست خوردہ دشمن سے اپنی بات منوانے پر قادر ہوتے تھے ناکامی اور شکست کے تکلیف دہ لمحات میں آپ کا خود اپنے اوپر اعتماد اور آسمانی وحی والقاء پر آپ کا ایمان اور زیادہ مضبوط نظر آتا تھا۔ آپ نے ان لوگوں کے درمیان ہی زندگی بسر کی جو ابتداءً آپ پر ایمان لائے تھے اور بالآخر ان کے ہی درمیان وفات پائی۔ آپ کی موت اسی طرح راز اور تخلیک سے مبرا تھی۔ جس طرح آپ کی زندگی ہر قسم کے اخفاء اور بھید سے یکسر منزہ واقع ہوئی تھی۔''

(H.M.Hyudmon "The Awakering of Asia p.9)

اعلیٰ اور عظیم ترین صفات

جرمن مستشرق ڈومرنے اپنی کتاب ''محمدؐ اور اس کے کارنامے'' میں نبی اکرم ﷺ کی اعلیٰ اور عظیم ترین صفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

ترجمہ۔ ''اس اللہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ صرف اللہ کے رسول کی حیثیت سے آپ مبعوث ہوئے۔ آپ نے بانگ دہل اعلان کیا کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ میں خدا کا فرستادہ اور مامور بھی ہوں۔ اس نظریہ سے معمور ہو کر آپ نے اعلیٰ اور عظیم صفات سے اپنے آپ کو متصف کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کر کے دکھایا۔ آپ نے خدائی نور سے منور ہو کر غیر متزلزل قوت ارادی سے بہرہ ور ہو کر اور پھر ایک انتہائی شدید جذبے سے سرشار ہو کر کہ جس میں محبت، سخاوت اور ملاطفت سموئی ہوئی تھی اپنے اس مشن کا آغاز کیا جو پُرمحن ہونے کے باعث ایک عظیم جدوجہد کا متقاضی تھا اور پھر آپ نے اس وقت تک دم نہ لیا جب تک کہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ کر لی۔ یعنی یہ کہ سارا جزیرہ نمائے عرب مسلمان نہ ہو گیا۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کا کردار آپ کے پیروؤں کے لئے ایک معیار کی حیثیت رکھتا تھا۔ دشمنوں کی دشمنی جب تک سرد نہ پڑ گئی آپ نے بے جگری کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور خوف کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہ دیا۔ مفتوحین پر آپ مہربان تھے اور تمام غیر مسلموں کے حق میں سخاوت اور رواداری کے مظہر اور جب اپنے عقائد کی تبلیغ کے دوران حالات سے مجبور کر آپ کو تلوار ہاتھ میں لینی پڑی تو آپ نے ان لوگوں کو جن پر آپ نے فتح پائی کسی طرح بھی نیا مذہب اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں بھی مسلمان حکومتوں میں غیر مسلموں پر معمولی سے ٹیکس کے سوا اور کوئی زائد بوجھ نہیں ڈالا گیا۔''

(Doumer "Mohamad udn sain werk, P.267)

سادگی اور ہم آہنگی کا مرقع

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے ریڈر مسٹر جان تیش ایم۔ اے۔ آکسن لو لندن قرآنی اقتباسات کی مشہور کتاب The wisdom of the Quran کے دیباچہ میں نبی اکرم ﷺ کی بے مثال زندگی کی نمایاں اور امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''محمدؐ کی زندگی گوناگوں واقعات اور انتہائی حیران کن نتائج و اثرات سے بھرپور ہونے کے ساتھ ساتھ فی ذاتہ سادگی اور ہم آہنگی کا مرقع تھی۔ یہ ایک ایسے انسان کی زندگی تھی جو بے راہروی سے مبرا تھا۔ جس کا قدم پوری سلامت روی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتا گیا۔ جسے پورے طور پر اس بات کا علم تھا کہ وہ کونسی منزل مقصود ہے جس تک اسے پہنچنا ہے۔ آپ کو جو حالات بھی پیش آئے ان میں آپ کو حقائق پر صحت مندانہ عبور حاصل رہا۔ پھر آپ نے اپنے تمام اعمال و افعال پر ایسا مثالی ضبط برقرار رکھا جس میں انسانی زندگی کے عام مقاصد سے بہت بالا تر مقصدیت کارفرما تھی۔ حقائق پر یہی صحت مندانہ عبور اور افعال و کردار پر یہی مثالی ضبط آپ کی زندگی کی نمایاں اور امتیازی خصوصیات تھیں۔

آپ کو اپنے مشن پر زندہ یقین حاصل تھا۔ آپ خداداد ذہنی صلاحیتوں اور غیر متزلزل عزم کی دولت سے بہرہ ور تھے۔ اسی لئے آپ جملہ مشکلات پر قابو پانے اور راستے کی سب رکاوٹوں کو دور کرنے میں کامیاب رہے۔ دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں دیانتدارانہ اور بے لوث طرز عمل کے باعث جوانی میں ہی آپ ''الامین'' کے نام سے پکارے گئے۔

قدرت نے آپ کو (فراخدلی سے) اور جذباتی صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ نمایاں اور غیر معمولی جسمانی قوتیں اس پر متضاد تھیں۔ جوان صلاحیتوں کو اور زیادہ اجاگر کرنے کا موجب بنیں۔ الغرض آپ ایک ایسی ہستی تھے جو دوسروں پر حکومت کرنے اور ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے کے لئے پیدا کی گئی تھی۔ اس پر لطف یہ کہ آپ کی ذات لوگوں کے لئے محبت واحترام کا مرکز تھی۔

تقویٰ وطہارت کا ایک شدید احساس تھا جو محمدؐ کی پوری زندگی پر چھایا ہوا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ قرآنی الفاظ کے بموجب آپ نے دنیا کے سامنے یہ اعلان کیا۔ میری عبادت، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ آپ کے لئے یہ امر پہلے سے مقدر تھا کہ آپ تیرہ صدیاں قبل ان لاتعداد بھٹکی ہوئی روحوں کو آستانہ الوہیت پر لا ڈالیں جو آج آپ ہی کی بدولت حق وصداقت کے راستے پر گامزن ہیں۔''

(John Naish "The wisdon of the Quran introduction)"

لاثانی حقیقت

آنحضرت ﷺ پر جو لوگ سب سے پہلے ایمان لائے تھے ان میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل تھیں۔ مشہور یورپین مصنف ارنسٹ ٹی۔ رینان نے اس امر کو آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ''ازمنۂ قدیم کے مذاہب'' کے ص 161 پر لکھتے ہیں:۔

ترجمہ: ''یہ امر محمد (ﷺ) کے حق میں یقیناً ایک بہت قابل احترام شہادت ہے کہ آپ کے مقدس مشن پر سب سے پہلے وہ عورت ایمان لائی جو آپ کی کمزوریوں سے سب سے زیادہ باخبر ہو سکتی تھی۔ جملہ انبیاء کی تاریخ میں یہ شہادت ایک ایسی حقیقت کا درجہ رکھتی ہے جس کی اور کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔''

(Ernest T.Renan, Religions of Antiquity" P.161)

سادھوٹی۔ ایل وسوانی

''جب میں اس مہینہ (نومبر) میں جو رسول اکرمؐ کی یاد میں مقدس مہینہ مانا جاتا ہے حضرت موصوف کے حالات پر غور کرتا ہوں تو مجھے انسان کی زبردست شکتی پر حیرت ہوتی ہے۔ ایک غیر منظّم۔ پست اخلاق شرابی قوم کے درمیان جو پتھروں اور محسوسات کی پرستش کرتی تھی یہ انسان (محمدؐ) قتل کی دھمکیوں کے مقابلہ میں قریباً تن تنہا دلیری اور جرأت کے ساتھ للکارتا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے جو اسے اس لڑائی میں ایک بہادر کی طرح ڈٹا رہنے کی طاقت دیتی ہے؟ اور یہ لوگ اس کی باتیں سنتے ہیں۔ اس کے لفظوں میں جادو کہاں سے آ گیا؟ وہ غلاموں کو آزاد کرتا ہے اور نیچ ذاتوں کو اعلیٰ طبقے کے ہم پلہ تسلیم کرتا ہے ہمیں دیکھو کہ ہم ہندوستان میں اچھوتوں کے حقوق کے لئے ابھی لڑ رہے ہیں اور پھر بھی انہیں دیوتاؤں کے مندر تک لانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ حضرت محمدؐ میں رکاوٹوں کو خس وخاشاک کی طرح بہالے جانے کی طاقت کہاں سے آ گئی؟ ہندوستان اب بھی شراب نوشی کی علت میں مبتلا ہے۔ ہماری پکٹنگ کی ہمیں یہیں تک آ کر رہ گئی ہیں آگے نہیں چل سکیں۔ قدیم روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمدؐ نے حکم دیا کہ ہر قسم کی شراب ترک کر دی جائے اور لوگوں نے مدینے کی گلیوں میں شراب کے مٹکے کے مٹکے پھینک اور توڑ دیئے۔ حضرت محمدؐ کو اہل وطن پر قابو کہاں سے حاصل ہوا؟ عرب غیر منظّم تھے حضرت محمدؐ نے ان کو ایک قوم بنا دیا۔ وہ نیم وحشی حالت میں تھے حضرت محمدؐ نے ان کو ابھارا اور وحشت سے نجات دی اور اقوام عالم میں ان کو زبردست اور بڑی قوم بنا دیا۔ ملک عرب تہذیب کا رہنما، صحرائے عرب تمدن کا مشعل بردار ہوا اور عربی تمدن نے ایشیا اور یورپ میں ایک جدید دور ترقی اور جدید انسانیت کو نشوونما دی۔

اے محمدؐ! میں جو رشیوں کا ایک ادنیٰ خادم ہوں تجھے خدا کا سچا رسول مانتا ہوا بڑے ادب وانکسار سے تیرے آگے اپنی گردن خم کرتا ہوں۔ تیری یہ عظیم الشان شکتی خدائے لایزال کی دین تھی اور آئندہ زمانہ میں بھی ایک لافانی تاریخی ہستی کی حیثیت سے تجھے پرنام کیا جاتا رہے گا۔''

لالہ لاجپت رائے

''اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ اس کی جہاد کی تعلیم کوئی خوفناک تعلیم نہیں ہے۔
میں مذہب اسلام سے محبت کرتا ہوں اور اس کی تعلیم کے بعض حصص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور پیغمبر اسلامؐ کو دنیا کے رجال عظیم میں سے سمجھتا ہوں۔ آپؐ کی سوشل اور پولیٹیکل تعلیم کا مداح ہوں۔

مسز سروجنی نائیڈو

''اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کا درس بھی دیا اور اس پر عمل بھی کیا۔ جب مینارۂ مسجد سے اذان گونجتی ہے اور پرستاران حق مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو دن میں پانچ بار جمہوریت اسلام اپنی عملی صورت میں جلوہ آراء نظر آتی ہے۔ شاہ اور دہقان دوش بدوش سربسجود ہوتے اور پکار پکار کر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ میں اسلام کی اس ناقابل تقسیم وحدت و یگانگت سے بار ہا متاثر ہوئی ہوں۔ وہ وحدت جو واقعی انسان کو بھائی بھائی بنا دیتی ہے۔ لندن میں دیکھو وہاں مصری بھی ہیں حبشی بھی۔ ہندی بھی ہیں اور ترک بھی۔ لیکن کسی کا وطن مصر ہوا تو کیا، ہند ہوا تو کیا۔ وہ سب ایک دوسرے کو اپنے بھائی تصور کرتے ہیں۔''

ڈاکٹر سر رابندرا ناتھ ٹیگور

''وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام اپنی ناقابل انکار صداقت اور روحانیت کے ذریعہ سب کو اپنے اندر جذب کر لے گا۔ وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے جب کہ اسلام ہندو مذہب پر غالب آ جائے گا اور ہندوستان میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ ممکن ہے کہ ہندومت گزشتہ زمانہ میں ایک زندہ مذہب رہ چکا ہو اور ہندوستان کے باشندے جبراً مسلمان کئے گئے ہوں۔ مگر کون کہہ سکتا ہے اور اس میں کس کو شک ہو سکتا ہے کہ مسلمان ہندوستان کو فتح کر لیں اور اس کو اپنے قبضہ میں رکھیں تو اس میں ہندوستان کی بہتری ہوگی اور یہ امر اس کے لئے باعث فلاح و بہبود ہوگا۔''

سر ولیم میور

''تاریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ آپ کو اس جدوجہد کی ایک مثال بھی نہ ملے گی جس طرح سے رسول عربیؐ نے تیرہ سال ہمت شکن حالات، دھمکیوں، تردیدوں اور تشدد کے ہوتے ہوئے اپنے عقیدہ کو غیر متزلزل رکھا۔ عوام کو توبہ کی تبلیغ کی اور اپنے ملحد شہری بھائیوں کو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرایا۔ مومن مردوں اور عورتوں کی ایک مختصر سی جماعت آپؐ کا احاطہ کئے رہتی۔ ان کی معیت میں ہر توہین اور ہر خطرے کا مقابلہ کرتے رہے۔''
(لائف آف محمدؐ ص532)

پروفیسر آرنلڈ

مغربی یورپ میں اسلام کس طرح پھیلا

مسلمان سپاہیوں کی عظیم الشان و بے عدیل کامیابی نے ان عیسائی باشندوں کے مذہبی اعتقاد کی بنیادیں ہلا دیں جو مسلمانوں کے محکوم بنے۔ ان عیسائیوں کو مسلمانوں کی فتوحات میں خدائی ہاتھ کام کرتا نظر آیا۔ یہ لوگ دنیوی خوشی کو عطیہ ربانی پر محمول کرتے اور ان کے خیال میں ''خدائے جنگ'' یقیناً اپنے مورد الطاف خدام ہی کو فتح دیتا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کی کامیابی ہی ان کے مذہب کے حقانیت پر دال تھی۔
بعض اوقات مسلمان قیدی بھی اپنے قید کرنے والوں یا اپنے جیسے قیدیوں میں اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ مشرقی یورپ میں اسلام کی ترویج ایک مسلمان فقیہ نے جو گرفتار ہو کر آیا تھا کی تھی۔ اس نے اپنے قید کرنے والوں میں سے اکثر کے سامنے اسلام کی تعلیم رکھی اور ان لوگوں نے صدق دل سے اس دین کو قبول کر لیا۔ حتیٰ کہ اسلام شرقی یورپ کے باشندوں میں پھیلنے لگا۔''
(ترجمہ از: ''دی پریچنگ آف اسلام'')

☆......☆......☆

مکرم رانا نصیر احمد صاحب

سانگھڑ میں راہ مولیٰ میں جان کی قربان پیش کرنے والے
مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب کی کچھ یادیں

یہ راہ حق کا راہی 1950ء کو پیدا ہوا۔ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے دین سے گہرا لگاؤ تھا عبادت گزار تھے خود بھی نماز پڑھنے کے عادی اور اپنے بچوں کی نمازوں میں خوب نگرانی کرنے والے تھے۔
1987ء سے 1992ء تک میں سانگھڑ شہر میں رہا ہوں۔ اس وقت آپ قائد ضلع سانگھڑ تھے۔ آپ کا بیٹا انیس اور اس وقت کے مربی صاحب کے بیٹے کا نام قدوس تھا یہ دونوں میرے ہم عمر اور دوست تھے اس لئے آپ کے گھر کی طرف آنا جانا رہتا تھا۔ آپ گھر کے ساتھ روشن ایڈ فارم کے نام سے زرعی ادویات کا مرکز چلاتے تھے۔ امریکہ جانے سے پہلے 4 سال آپ نے یہ کاروبار کیا۔ علاقہ حیدر آباد کا اجتماع تھا 1989ء میں گوندل فارم میں اس وقت ضلع سانگھڑ میں بھی علاقہ حیدر آباد میں شامل تھا۔ آپ نے اپنے خرچ پر بس کرائے پر لی تا کہ حاضری اچھی ہو سکے حاضری کے لحاظ سے ضلع سانگھڑ اول آیا تھا۔
سانگھڑ شہر میں 2006ء سے 2010ء تک یہ تیسری شہادت ہے۔ ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب، رانا محمد سلیم صاحب اور اب ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب کے بڑے بھائی پیر حبیب الرحمٰن صاحب نے جام شہادت نوش فرما کر اپنے خون سے گلشن احمدیت کی آبیاری کی۔ آپ کے والد گرامی پیر فضل الرحمٰن صاحب ایک نیک خدا ترس اور دعا گو بزرگ ہیں چھوٹے بیٹے ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب اور اب بڑے بیٹے پیر حبیب الرحمٰن کی قربانی پر کمال صبر کا نمونہ دکھلایا۔ وہ شریف النفس بیٹا جو والد سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا اطاعت گزار 2006ء میں ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب کی شہادت کے بعد آپ نے تقریباً 21 سال کے بعد امریکہ چھوڑ کر والد صاحب کی خدمت کے لئے سانگھڑ آ گئے۔ خدمت گزار اور لطیف جذبات کا خیال رکھنے والا جب داغ مفارقت دے چلا تو والد کی زبان پر بیٹے کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے پُرسوز دعائیں تھیں۔ خاکسار روشن آباد سانگھڑ تعزیت کے لئے ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کے پاس گیا اس صدمہ پر آپ کا صبر ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔
صدر جماعت سانگھڑ شہر سلیم احمد ناصر صاحب نے آپ کے بارے میں اپنے تاثرات بتاتے ہوئے کہا آپ ہمیشہ تعاون کا ہاتھ بڑھانے والے، خوش مزاج، اور ہمدرد شخصیت تھے کم گو اور صلح جو انسان تھے۔ نہایت سادہ طبع کے حامل تھے۔ آپ نہایت ملنسار جماعت کے افراد سے تعلق ہمدردی رکھتے تھے۔ ہر خدمت کے لئے خود کو پیش کرنے پر ہر دم تیار رہتے تھے۔
سالہا سال تک آپ امریکہ میں عہدیدار کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور بڑی جانفشانی اور لگن سے دینی فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ جماعتی مالی تحریکات میں خوب حصہ لیتے اللہ تعالیٰ نے مالی آسودگی دے رکھی تھی۔ ہر مالی تحریک خواہ جماعتی ہو یا مقامی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ نظام خلافت سے والہانہ عشق اور نظام جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ شہادت کے وقت آپ روزے دار تھے۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20/اگست 2010ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کا محبت بھرا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے مقربین اور پیاروں کے ساتھ جگہ عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرتے ہوئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کاش ہم میں بھی ہو پیدا وہی انداز لگن
تا کہ دنیا بھی عقیدت سے ہمیں یاد کرے

بقیہ صفحہ 4

لوگو اگر آپ کو محمدؐ سے عشق ہے تو محمدؐ اب اس دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن اگر آپ کو عشق رسول اللہ اور ان کے دین سے ہے تو وہ تاقیامت زندہ رہے گا''۔
مطلب اس بات کا یہ ہے کہ جو پیغام محمدؐ لائے تھے اور جو انقلاب انسانی معاشرے میں محمدؐ نے بپا کیا تھا، وہ پیغام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس لئے زندہ رہے گا کہ جب تک دنیا میں ظلم و بے انصافی موجود ہے، وحشت و درندگی کا راج ہے اور بداعمالی اور بدکرداری کا دور دورہ ہے، محمدیؐ انقلاب کی ضرورت نہ تو مٹے گی اور نہ ہی کم ہوگی۔
جو لوگ پاکستان کا رشتہ محمدیؐ انقلاب کے ساتھ جوڑنے کے مخالف ہیں انہیں میں مشورہ دوں گا کہ وہ کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب Mohammed Prophet For Our Time (محمدؐ...... ہمارے عہد کا پیغمبر) ضرور پڑھیں۔
اپنے دیباچے میں کیرن آرمسٹرانگ لکھتی ہیں۔
ساتویں صدی کے عریبیا میں جو واقعات رونما ہوئے، ان کی مماثلت مجھے آج کے دور میں نظر آتی ہے۔ محمدؐ کوئی مذہبی عقیدہ نافذ نہیں کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کے دل و دماغ تبدیل کر رہے تھے۔ انہوں نے قبل از نبوت کے عہد کو جاہلیہ کہا۔ اس کا مطلب عام طور پر دور جہالت لیا جاتا ہے۔ مگر آج کی تحقیق بتاتی ہے کہ اس اصطلاح کا تعلق تاریخ کے کسی دور سے نہیں، اس ذہنی حالت سے تھا جو قتل و غارت، ظلم و جبر اور وحشت و بربریت کی وجہ بنی ہوئی تھی۔ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ آج کی دنیا (مغرب ہو یا مشرق) اسی حالت کی شکار ہے۔ محمدؐ زمان و مکان کی قید سے آزاد شخصیت کا نام ہے۔ جتنی ضرورت ساتویں صدی کی دنیا کو محمدؐ کی تھی اتنی ہی ضرورت محمدؐ کی آج کی دنیا کو بھی ہے''۔...... آج یہ خاتون اسلام کی سکالر ہے اور اس کی تازہ تصانیف اس نقطہ نظر کی مظہر ہیں کہ پھر کسی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دنیا میں ابھرنا چاہئے۔
یہی وجہ ہے کہ میں کہہ رہا ہوں۔ ''پاکستان کو ایسی شخصیت ...... ایسے لیڈر کی ضرورت ہے جو ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرے جن پر آپؐ چلے تھے''۔
(نوائے وقت مورخہ 11 دسمبر 2010ء کالم 5,4,3

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

جھوٹ اور تہمت کا کلچر

حامد میر اپنے قلم کمان کالم میں لکھتے ہیں۔

مسلمانوں کا چھٹا کلمہ ردکفر سے متعلق ہے۔ ذرا چھٹے کلمے کے ترجمے پر غور کیجئے اور پھر اپنے گریبان میں جھانکئے اور اردگرد موجود مسلمانوں پر بھی نظر دوڑائیے اور غور کیجئے کہ کیا خود کو مسلمان کہنے والے روزانہ وہ کام نہیں کر رہے جنہیں کفر اور شرک کے برابر قرار دیا گیا۔ چھٹے کلمے میں مسلمان کہتے ہیں............ ''یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شریک کروں آپ کے ساتھ کسی کو جان بوجھ کر اور معافی مانگتا ہوں اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا اور توبہ کی میں نے شرک سے اور میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں کفر اور شرک سے اور جھوٹ سے غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت سے اور تمام نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں''۔

چھٹے کلمے میں شرک اور کفر کے ساتھ جھوٹ، غیبت، چغلی اور تہمت سے بھی بیزاری ظاہر کی گئی ہے لیکن افسوس کہ آج جھوٹ، غیبت اور تہمت ہماری روزمرہ زندگی کا معمول بن چکا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک سیاسی بیان کی بنیاد پر پیپلز پارٹی کی سیکرٹری اطلاعات فوزیہ وہاب کے خلاف کفر کے فتوے لگائے گئے اور انہیں قتل کی دھمکیاں دی گئیں ۔ بہت سے لوگوں نے ان کے خلاف عدالتی فیصلہ اور فتویٰ سنانا ضروری سمجھا۔ میں خود ماضی میں فوزیہ وہاب پر اس کالم میں کئی دفعہ تنقید کر چکا ہوں لیکن تنقید اور فتوے بازی میں فرق ہونا چاہئے۔ نواز شریف نے کچھ دن پہلے لاہور میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ کے بعد مذمتی بیان دیتے ہوئے قادیانیوں کو پاکستانی بہن بھائی قرار دے دیا تھا۔ ان کے بیان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ قادیانیوں کو پاکستانی شہری قرار دے کر ان کے حقوق کے تحفظ کی بات کر رہے ہیں لیکن کچھ سنگدل عناصر نے نواز شریف کو قادیانی کیمپ میں دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ یہ فتویٰ اتنا گھٹیا ہے کہ نواز شریف نے اس کی وضاحت بھی مناسب نہیں سمجھی لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آزادی اظہار کے نام پر مسلمانوں کے ملک میں کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کی اجازت ہونی چاہئے؟

(روزنامہ جنگ 17 جون 2010ء)

محرومی

عرفان صدیقی اپنے کالم نقش خیال میں لکھتے ہیں۔

محبت وعقیدت کے قرینے جدا جدا سہی، لیکن حسینؓ سب کا ہے، کربلا سب کا ہے اور کربلا کی خاک پر نواسۂ رسول کے لہو سے لکھی جانے والی داستان کا درس عظیم سب کے لئے ہے۔

لیکن جانے کیا کم نصیبی ہے کہ جوش وجذبہ کی پوری توانائیوں کے ساتھ یوم شہدائے کربلا منانے اور بصد اہتمام اظہار عقیدت کرنے کے باوجود ہمارے لہو میں وہ حرارت پیدا نہیں ہوتی جو درس کربلا کا تقاضائے اولین ہے۔ ہمارے اندر وہ روح انگڑائی نہیں لیتی جو حق گوئی وبے باکی کا جوہر عطا کرتی ہے۔ ہمارے جذبہ واحساس میں قربانی وایثار کا وہ جنون پیدا نہیں ہوتا جو مسلمان کی معراج ہے اور یہ احوال کچھ شہدائے کربلا تک محدود نہیں، ہماری عبادات بھی بے حضور اور بے سروسی ہوتی جا رہی ہیں۔ کئی کئی حج کرنے کے بعد بھی ہمارے شب وروز میں مکہ مدینہ کی بوئے دلآویز پیدا نہیں ہوتی۔ سیرت وکردار کے تیور نہیں بدلتے۔ زندگی معمولات کے چنگل سے نکل کر کسی انقلاب سے ہمکنار نہیں ہوتی۔ کتنے ہیں جن کی نمازیں ان کی پیشانی کے داغ سجدہ سے آگے نکل کر ان کی روحوں میں نشیمن بنا لیتیں اور ان کی روزمرہ زندگیوں میں بہار کی دائمی رت بن کر سما جاتی ہیں اور پھر ہم نبی کریمؐ سے کس طرح اپنی لازوال محبت اور بے کراں عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیسی کیسی محفلیں اور کیسے کیسے جلسوں کا اہتمام کرتے ہیں لیکن آپؐ کی روشن تعلیمات ہمارے معمولات سے کوسوں دور رہتی ہیں۔ شاید یہی سبب ہے کہ مسلمان ہوتے اور مسلمان کہلاتے ہوئے بھی ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر ان رفعتوں سے محروم ہیں جو ہمارے آبا کا مقدر بنیں۔ شاید اسلام کا ظاہر پیکر، اس کی حقیقی روحانی تعلیم وتربیت پر غالب آ گیا ہے۔ عشق وعقیدت کا سارا زور ظاہر پر مرکوز رہتا ہے اور باطن کی کلرزدہ کھیتی ہری نہیں ہوتی۔ یہ کوئی چھوٹی محرومی نہیں۔

(روزنامہ جنگ 17 دسمبر 2010ء)

''اسلام اُدھر......مسلمان ادھر''

☆نواز خان میرانی لکھتے ہیں۔

کروڑوں ہم وطن سوالیہ نگاہوں سے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اسلام کے نام پہ حاصل کئے گئے ہمارے ملک میں ہماری زندگی میں اسلام نافذ نہیں ہوسکتا؟ خلیفہ وقت، حضرت عمرؓ جن کے دور میں سب سے زیادہ فتوحات ہوئیں اور اس طرح سے ان کے زیر تسلط اسلامی مملکت کا رقبہ دور دور تک پھیل چکا تھا اور وہ بہت بڑے حکمران بن چکے تھے۔ مگر وہ بجائے غرور وتکبر کا شکار ہوتے، روز بروز عجز وانکساری ان کی عادت کا خاصہ بن چکی تھی اور وہ بھیس بدل کر راتوں کو شہر کی گلی گلی میں غریبوں کی خبر گیری کے لئے کسی پروٹوکول اور سیکیورٹی کی فوج کے بغیر اکیلے پھرا کرتے تھے حالانکہ ان کی دشمنی یہودی، کافروں اور مشرکین سے اس قدر تھی کہ ان کی طرف سے انہیں شہید کرنے کا بھرپور خطرہ تھا۔ ایک دفعہ وہ معمول کے مطابق شہر میں گشت کر رہے تھے کہ ایک بڑھیا جو دودھ بیچ کر اپنا گزارہ کرتی تھی ماں نے غربت وعسرت کے ہاتھوں تنگ آ کر اپنی بیٹی کو دودھ میں پانی ملانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ تھوڑا سا پانی ملا دو، کوئی دیکھ تو نہیں رہا لیکن بچی نے انکار کر دیا اور کہا کہ ماں جی اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بچی کو ''اللہ سے محبت'' کا صلہ یہ دیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں اس غریب بچی کی اتنی قدر ڈال دی کہ خلیفہ وقت نے اپنے بیٹے کا رشتہ مانگ کر اس سے شادی کرادی۔ رشتے کرنے کا معیار اس وقت یہ تھا۔ صدیوں بعد لندن میں ایک بڑھیا سے جو گائے کا دودھ بیچ کر گزارہ کرتی تھی۔ پانی ملانے کا مشورہ دیا تو وہ بولی کہ میں اپنی قوم کے لوگوں کی صحت خراب کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ ادھر یہ حال ہے کہ لاکھوں میں اگر کوئی ایک گوالا خالص دودھ لے آتا ہے تو عادت نہ ہونے کی وجہ سے پینے والے بیمار ہوکر شک کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ایک قریبی دوست کی بھابھی بھی جاپانی خاتون ہیں۔ وہ بتا رہے تھے کہ اتنے سال ان کی شادی کو ہو گئے ہیں اور وہ ہمارے رشتہ داروں میں بہت گھل مل گئی ہیں لیکن مجال ہے کہ اس نے کبھی کسی کی غیبت کی ہو یا ایک دوسرے کے خلاف کوئی بات کی ہو جبکہ ہمارے معاشرے میں خواتین ومرد صرف گھروں ہی میں نہیں میڈیا پہ بھی ایک دوسرے کی چغلی، غیبت اور ٹانگ کھینچتے نظر آتے ہیں اور عوام میں ہر بات کی ابتدا، غیبت سے اور حاکموں کی ہر تقریر اور بیان غیبت سے شروع ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت علی ہجویریؒ کا فرمان ہے کہ آگ پہ چلنا آسان ہے مگر غیبت سے بچنا اور اس پہ قابو پانا بہت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول پاکؐ نے غیبت سے بچنے کی بار بار تلقین کی ہے کہ یہ نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے ملک میں ڈاکٹر حضرات یا تو بہت اچھے ہیں یا بہت برے۔ ان میں درمیانہ طبقہ ہے ہی نہیں۔ میں ڈاکٹروں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ جب تک 20 مریض شام کو ان کے کلینک میں نہ آ جائیں۔ وہ کلینک پہ نہیں آتے۔ گھر میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ ان کے ماتحت بتاتے ہیں، ڈاکٹر صاحب ضروری آپریشن کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مریض دیکھتے دیکھتے پچھلے دروازے سے غائب ہو کر شادی سالگرہ کی تقریبات اور پون گھنٹے کی واک بھی کر آتے ہیں کچھ ڈاکٹر ایسے بھی ہیں جو دوائیوں سے ٹھیک ہو جانے والے مریضوں کو آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں اور بے ہوش کرنے کے بعد بغیر آپریشن کئے آپریشن کی فیس لے لیتے ہیں اور مریض کہتا ہے ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ اتنا اچھا اور صاف ہے کہ پتہ ہی نہیں چلا اور آپریشن ہوگیا جبکہ ڈاکٹر اس کی جیب صاف کر چکا ہوتا ہے جبکہ ادھر اگر بھکاری بھی بیمار ہو تو وہاں کے ڈاکٹرز اس کی اتنی ہی قدر کرتے ہیں۔ جتنی قدر یہاں کے ڈاکٹر میرا اور ریما کی کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ اینٹ کو تکیہ بنا کر سر عام سو جاتے تھے جبکہ آجکل کے عالم اور حکمران اربوں روپے اپنی سیکیورٹی پر خرچ کر کے اور سڑکوں کو مکمل ''جام'' کر کے دنیا سے گزرنے اور راستے سے گزرنے کا اہتمام کرتے ہیں جبکہ اُدھر کے وزیراعظم بھی سائیکل اور عام بسوں اور ٹرینوں میں سفر کرتے ہیں۔ اب تو سمجھ ہی نہیں آتی کہ اسلام کہاں ہے اور مسلمان کہاں ہیں؟

(روزنامہ نوائے وقت 9 دسمبر 2010ء)

دیر نہ کرو

جناب بشیر احمد لودھی نے اپنے سبق آموز کالم ''عمر کا کیا اعتبار رہے نہ رہے۔'' کے آخر میں ایک پُر حکمت حدیث نبویؐ کا ترجمہ مولانا حالؔی کی مسدس سے نقل کیا ہے:۔

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت، مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت، مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

(از کالم مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 4 مئی 2008ء ص 24 کالم نمبر 5)

اروں دھتی رائے کا دورہ کشمیر

معروف مضمون نگار ڈاکٹر انور سدید اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت میں عالمی شہرت یافتہ اور بھارت میں انسانی حقوق کی حفاظت کرنے والی دانشور خاتون اروں دھتی رائے جس نے حال ہی میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لئے جرأت مندانہ آواز بلند کی ہے کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

''اروں دھتی رائے نے چند روز قبل کشمیر کا

دورہ کیا تھا اور اس آفت رسیدہ اور بھارت گزیدہ وادی کے حالات کا چشم دید جائزہ لیا تھا۔ انہوں نے واپس آکر "نیویارک ٹائمز" میں لکھا:

"کشمیر کی خوبصورت وادی میں تین تہذیبی مذاہب کے اساطیر، روحانیت اور تاریخ موجود ہے۔ یہ خطہ اسلامی تہذیب، ہندو تہذیب اور بدھ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ پاکستان اس کی سرحد پر واقع ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے کشمیر کی اس وادی میں وفات پائی تھی۔ ایک اور طبقہ بیان کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنے گم شدہ قبیلے کی تلاش میں یہاں آئے تھے۔ کشمیر میں حضرت بل کی درگاہ پر لاکھوں لوگ حاضر ہوتے ہیں اور اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ اس دربار عالیہ میں بانی اسلام اور پیغمبر عالم حضرت محمد مصطفیؐ کے موئے مبارک موجود ہیں اور سال میں چند دن ان کی زیارت کرائی جاتی ہے"۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ یکم دسمبر 2010ء اداریہ صفحہ کالم نمبر 2 اور 3)

نئی روشنی

رؤف کلاسرا اپنے کالم "آخر کیوں؟" میں لکھتے ہیں:۔

میں اکثر حیران ہوتا ہوں کہ کیا کبھی ہم نے حضور پاکؐ کی زندگی کو صحیح طریقے سے سمجھنے کی کوشش کی ہے یا جو کچھ ہمیں ایک مولوی نے اپنی سمجھ کے مطابق سمجھا دیا ہے ہم اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ فتح مکہ والے دن حضور پاکؐ کے ایک عام معافی نامے کی تاریخ میں بہت کم مثال ملتی ہے اور اس کے پیچھے کتنی بڑی فلاسفی کھڑی ہے کہ اگر اس دن مکہ کی گلیوں میں خون بہتا تو شاید اسلام کو وہ پذیرائی نہ ملتی جو بعد میں دنیا بھر سے ملی۔ اسلام اور حضور پاکؐ کے بہت سارے فیصلوں کو سمجھنے کے لئے عرب کے اس معاشرے کو سمجھنا بڑا ضروری ہے جس میں حضور پاکؐ کو ایک پیغمبر کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ حضور پاکؐ کی پوری عظمت اسی وقت ہی ابھر کر سامنے آتی ہے جب آپ عرب کے اس معاشرے کو غور سے پڑھتے ہیں کہ کیسے جنگ و جدل، قتل و غارت اور معمولی باتوں پر برسوں تک لڑائیاں چلتی رہتی تھیں اور خاندان کے خاندان اجڑ جاتے۔ قصاص اور دیت کی فلاسفی کے پیچھے بھی یہی نیت چھپی تھی کہ کہیں نہ کہیں بہتے ہوئے خون کو روکنا چاہئے۔ ایک شخص کے گناہ کی سزا اس کے پورے خاندان اور قبیلے کو نہیں ملنی چاہئے۔ یہاں تک کہا گیا کہ ایک انسان کی زندگی بچانا گویا پوری انسانیت کو بچانے کے مترادف ہے۔ جنگیں بھی آپؐ نے وہ لڑیں جو آپؐ پر مسلط کی گئیں۔ جہاں ضروری سمجھا وہاں مصلحت پسندی سے کام لیتے ہوئے دشمنوں سے معاہدے تک کئے اور بعد میں ان کی ذہانت اور دوراندیشی نے ایک نئے معاشرے کو جنم دیا۔ میں جتنا اسلام کو سمجھا ہوں میرے خیال میں یہ معافی، توبہ اور اپنے جیسے انسانوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنے اور محبت کا مذہب ہے اور حضور پاکؐ کی پوری زندگی میں آپ کو بار بار یہ چیزیں واضح نظر آئیں گی۔......

پچھلے ڈیڑھ سال سے جیل میں قید آسیہ بی بی اپنے پانچ بچوں سے دور آخر کار سزائے موت کی مستحق ٹھہری ہے۔ وہ بار بار کہتی رہی کہ اس نے توہین نہیں کی لیکن ہمارے جیسوں نے کہا کہ نہیں اس نے کی ہے۔ اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ توہین کا مرتکب کون ہورہا ہے وہ جو توہین کرنے سے انکاری ہے یا وہ لوگ جو اسے زبردستی منوانا چاہتے ہیں کہ تم نے کی ہے۔ مجھے آج تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ اگر کوئی شخص اس بات سے انکاری ہے کہ اس نے حضور پاکؐ کی شان میں گستاخی نہیں کی پھر اسے بھلا کیسے سزا دی جاسکتی ہے۔ ہمیں ابھی اسلام اور حضور پاکؐ کی زندگی اور فیصلوں سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ ہمیں دیہاتوں میں چلتے پھرتے نیم عطائی ٹائپ مولویوں کی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ سے ہٹ کر یہ دیکھنا ہوگا کہ پوری دنیا میں کیسے اسلام ان کچلے ہوئے طبقات کے لئے ایک نئی روشنی بن کر آیا تھا جسے باقی چھوڑیں ہندوستان میں غریب لوگوں نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر اس لئے قبول کیا تھا کہ ہندوازم کے برعکس اس میں ذات پات اور اونچ نیچ کا کوئی تصور نہیں تھا۔ یہ بات ہندوستان کے چھوٹے طبقات کے لئے حیران کن تھی کہ بادشاہ سے لے کر ایک عام آدمی تک سب اسلام کی آنکھ میں برابر تھے۔ آسیہ بی بی کے ہاتھ سے پانی نہ پینے والی اس عورت نے ایک بات ثابت کی ہے کہ چاہے ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہو لیکن ہمارے اندر صدیوں پر پھیلی اپنے برتر ہونے کا احساس ابھی تک زندہ ہے۔ اس برتری کے احساس نے ہی آج آسیہ بی بی کو موت کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے اور اس کی دس سالہ معذور بیٹی اپنی ماں کو واپس مانگ رہی ہے۔ آسیہ بی بی کی موت کے حق میں مظاہرہ کرنے والوں سے صرف یہی درخواست ہے کہ کبھی وقت نکال کر مولوی کی تقریر سننے کے بجائے طائف کے شہر میں پتھروں کی برسات کے درمیان فرشتے کو دیئے گئے حضور پاکؐ کے جواب کو پڑھ لیں یا پھر فتح مکہ کو ذہن میں لے آئیں جب ابوسفیان، ہندہ اور اس کے حبشی غلام کو بھی اس عظیم ہستی نے معاف کر دیا تھا جس کے نام پر آج ہم پانچ بچوں کی ماں کو پھانسی پر چڑھانا چاہتے ہیں۔ ابھی بھی وقت ہے دس سالہ معذور ایشا کو اس کی ماں لوٹا دیں!

(روزنامہ ایکسپریس 25 نومبر 2010ء)

مکرم جری اللہ مبشر صاحب

میرا پیارا واقف نو بھائی حسان احمد مبشر

میرا پیارا بھائی حسان احمد مبشر ابن مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ حال جاپان ایک ننھا سا معصوم فرشتہ 10 دسمبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک، عین نماز جمعہ کے وقت 1:15 بجے سوا دس سال کی عمر میں ہم سب کو سوگوار و اشکبار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے والدین نے حسان احمد مبشر کو پیدائش سے پہلے ہی وقف نو کی مبارک تحریک میں پیش کیا ہوا تھا جسے حضور انور نے از رہ شفقت قبول فرمایا اور اس طرح ہمارا یہ سب سے چھوٹا بھائی بھی وقف نو کے میدان میں ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ شامل ہوگیا۔ مجھے یاد ہے جب 23/ اگست 2000ء کو حسان کی پیدائش ہوئی تو گھر میں ایک عجیب مسرت اور خوشی کا سماں تھا۔ محترم والد صاحب نے کہا کہ حسان احمد کا سب سے بڑا بھائی اس کے کان میں نداء دے گا۔ جس پر خاکسار نے اپنی 13 سال کی عمر میں اس ننھے معصوم فرشتے کے کان میں نداء دی اور اللہ کے مبارک نام سے اس ننھے وجود نے اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسے "حسان احمد مبشر" کے خوبصورت نام عطا فرمایا۔ خوشی کے اُن لمحات میں کسی کو وہم و گمان تک نہ تھا کہ ہمارا یہ ننھا سا پیارا بھائی صرف دس سالوں کے لیے ایک کھلونے کی مانند ہمیں عطا ہوا ہے اور جلد ہم سے جدا ہو جائے گا۔ میرے پیارے بھائی کی مختصر عمر کا زیادہ تر حصہ بیماری کی نذر ہوا۔ زندگی کے پہلے دو سال تو پیارے حسان نے خوب چہک چہک کر اپنی میٹھی میٹھی اور ننھی ننھی شرارتوں سے تمام گھر کو مرنجاں مرنج کیے رکھا۔ لیکن دو سال کی عمر میں ہی "Brain demilination" جیسے تکلیف دہ مرض نے اس کھلی ہوئی معصوم کلی کو مرجھا کے رکھ دیا۔ اس کی ساری growth ختم ہو کر ایک نوزائیدہ بچے کی سی حالت ہوگئی اور اس حالت میں میرے اس پیارے سے بھائی نے زندگی کے آخری 8 سال بستر علالت پر گزارے۔ سب سے چھوٹا ہونے کے ناطے حسان ہم سب کا پیارا تو تھا ہی لیکن اس کی بیماری نے اسے ہمارے لیے ایک گوناں پیار ومحبت، ہر چھوٹے بڑے کی خاص توجہ اور جذباتی تعلق میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے رنگ وشکل میں بھی کمال خوبصورتی عطا کی تھی۔

ہمارے پیارے معصوم بھائی کی وفات پر ہمارے تمام عزیز و اقارب، دوستوں، اہل محلّہ، احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ نے جس ہمدردی اور شفقت و محبت کا سلوک کیا ہے خاکسار ان سب کے لیے دعا گو اور شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جزائے خیر سے نوازے۔ نیز تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی، اس ننھے معصوم فرشتے کے درجات بلند تر فرماتا رہے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص سے نوازے۔ اور ہم سب لواحقین کو خدا کی تقدیر و رضا پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اتنی ہی ضرورت آج بھی ہے

وسیع المطالعہ صحافی غلام اکبر اپنے کالم "شناخت" مطبوعہ نوائے وقت میں تحریر کرتے ہیں:۔

"......ترقی کے تمام سچے دعووں کے باوجود انسان آج بھی اپنی ان جبلتوں کا قیدی ہے جن جبلتوں نے ہزار ہا سال پہلے کرہ ارض کو حق و باطل اور عدل و جبر کے درمیان نہ ختم ہونے والی جنگ کا میدان بنایا تھا۔

جو جنگ ابراہیمؑ و نمرود......موسیٰؑ و فرعون......عیسیٰؑ و ہیروڈ اور حضرت محمدؐ و قریشان مکہ کے درمیان ہوئی تھی وہ جنگ آج بھی جاری ہے۔

اگر ہم اپنے آس پاس نظریں دوڑائیں تو ہمیں ابوجہل بھی ملیں گے، ابولہب بھی ملیں گے۔ عتبہ، امیہ اور شیبہ بھی ملیں گے اور عبداللہ بن ابی تو بے حساب ملیں گے۔ پھر ہم کس دلیل کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ آج کے دور کو محمدؐ کی ضرورت نہیں؟

یہ درست ہے کہ آپؐ کی رحلت 8 جون 632ء کو ہوئی۔ مگر کیوں نہ ہم حضرت ابوبکرؓ کے وہ الفاظ یاد کریں جو انہوں نے آپؐ کی رحلت کی خبر پر اہل مدینہ سے کہے تھے؟

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن کریم

مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے نواسے توحید احمد واقف نو ابن مکرم شیخ فراز احمد صاحب مغل پورہ لاہور نے 3 سال اور 10 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ زوبیہ فراز صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کے سینہ کو قرآنی انوار سے بھر دے اور اس کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نبیل احمد خلیل صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24 دسمبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے تنزیل احمد خلیل نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب مرحوم سابق صدر مجلس نابینا ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب مرحوم سابق امیر حلقہ وصدر حلقہ جماعت چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والا، نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ 203ر۔ب مانانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم شبیر احمد بٹ صاحب اور مکرمہ آسیہ شبیر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 دسمبر 2010ء کو بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام دعا شبیر تجویز ہوا ہے جو مکرم محمد رفیق بٹ صاحب مانانوالہ 203ر۔ب ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم سمیع اللہ بٹ صاحب شالیمار ٹاؤن فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم بچی کو، صالحہ، لمبی عمر والی، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالفضل غربی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ سعود احمد صاحب کی تقریب شادی مورخہ 10 جنوری 2011ء کو ہمراہ مکرمہ مبارکہ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب چک 9 پنیار ضلع سرگودھا منعقد ہوئی۔ اس موقع پر نکاح کا اعلان مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے کیا۔ مورخہ 11 جنوری 2011ء کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ جس میں محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ریحان احمد صاحب ناصر آباد جنوبی (چوہدری الیکٹرک سٹور ربوہ) اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم رشید احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عائشہ داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب فیکٹری ایریا سلام مورخہ 14 نومبر 2010ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ دلہا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد دین سراء صاحب سابق مینیجر محمد آباد سٹیٹ کا نواسا ہے۔ اسی طرح دلہن مکرم راجہ بہادر خان صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ وصدر جماعت احمدیہ مالٹا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں محترم منور احمد صاحب کاہلوں ابن مکرم محمد یوسف صاحب کاہلوں مقیم میرپور خاص مؤرخہ 17 جنوری 2011ء کو طویل علالت کے بعد 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اگلے روز گیسٹ ہاؤس میرپور خاص میں مکرم نسیم اقبال صاحب زعیم انصاراللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم ماموں جان گزشتہ دو تین سال سے علیل تھے اور صاحب فراش تھے۔ بیماری کا سارا وقت بڑے صبر کے ساتھ گزارا۔ آپ ایک نہایت اچھے انسان اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نہایت سادہ، صاف دل، سچے اور درد رکھنے والے انسان تھے۔ آپ نہایت غریب پرور، ایتاءِ ذی القربیٰ کرنے والے، مہمان نواز، صاف ستھرے اور کھرے انسان تھے۔ آپ ہر کسی کی خوشی وغم کے موقع پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ آپ نے لواحقین میں بوڑھے والدین، اہلیہ، چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے کے علاوہ سب اولاد شادی شدہ ہے۔ ایک بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب معین مربی سلسلہ نوشہرہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ماموں کو اپنی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اپنے مقربین کے قرب سے نوازے، اعلیٰ علیّین میں جگہ دے۔ اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب۔ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم صوبیدار میجر (ر) محمد احسن خان صاحب واہ کینٹ مورخہ 2 جنوری 2011ء کو وفات پاگئے۔ مرحوم کی عمر 97 سال تھی۔ مورخہ 3 جنوری کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد میرے بھائی محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ آپ پنجوقتہ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ خلافت سے بہت پیار کرتے تھے اور بچوں کی نیک تربیت کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے 4 بیٹوں اور 7 بیٹیوں سے نوازا تھا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

24۔جنوری 2010ء

تابان ایئر فلائٹ 6437 کو مشہد ایران میں طبی ایمرجنسی کے نتیجہ میں فوری لینڈ کرنے کی ضرورت پڑی لینڈ کرتے ہوئے یہ جہاز حادثہ کا شکار ہوا۔ اس جہاز میں 157 لوگ سوار تھے اور 13 افراد عملہ کے تھے جو تمام کے تمام محفوظ رہے۔ ہاں 47 لوگوں کو معمولی چوٹیں آئیں۔

25۔جنوری 2010ء

ایتھوپین ایئر لائن فلائٹ 409 (بوئنگ 800-737) بیروت سے پرواز کے کچھ ہی دیر کے بعد بحیرہ روم سے ٹکرا گیا۔ یہ جہاز ایتھوپیا کے دارالحکومت ادیس ابابا کی طرف روانہ ہوئی تھی۔ جہاز پر موجود 90 افراد تمام کے تمام لقمہ اجل بن گئے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظہیر احمد بٹ صاحب ناظم خدمت خلق ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم محمد اسلم بٹ صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن کشمیری صاحب حلقہ کریم نگر فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ 19 دسمبر 2010ء کو وفات پاگئے۔ بیت المہدی ربوہ میں نماز جنازہ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی نے دعا کروائی۔ مرحوم بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے آپ کے ایک بھائی مکرم محمد افضل بٹ صاحب صدر عمومی کے دفتر میں کارکن ہیں۔ آپ نے سوگواروں میں بیوہ مکرمہ بشریٰ اسلم صاحبہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندیٔ درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پھکی منڈی | حب مقوی دماغ | معجون مقوی دماغ
برین ٹانکس۔ طالبعلموں اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

فری ٹاؤن سیرالیوان میں بیت الذکر کا افتتاح

احمدیہ ہسپتال، فری ٹاؤن سیرالیون کے احاطہ میں بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت ارضِ بلال میں خدمت بجالانے والے ڈاکٹر صاحبان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ توفیق بھی عطاء فرماتا ہے کہ وہ بیماروں کی جسمانی بیماریاں دور کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی تشنگی دور کرنے کا سامان بھی مہیا کرتے ہیں اور اس مقصد کیلئے یہ واقفین اپنے اپنے ہسپتالوں کے وسیع وعریض احاطہ میں خانہ خدا کی تعمیر بھی اپنے ذاتی خرچ سے کرتے اور دائمی اجر وثواب کا مستحق ٹھہرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ اور ہمیشہ قائم رہنے والی اور برکت بخشنے والی نیکی ہے کہ میدان عمل سے واپس آجانے کے بعد بھی ہمارے ان ڈاکٹر صاحبان کا ثواب نشوونما پاتا رہتا ہے۔

بیوت الذکر کی تعمیر کے اس نیک کام میں ہمارے گھانا کے واقفین پہلے نمبر پر ہیں۔ اس کے بعد لائبیریا میں مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ انہوں نے ٹب مین برگ ہسپتال کے احاطہ میں اپنے والد محترم کے نام پر بیت الکریم اپنے خرچ پر تعمیر کروائی۔

اب نیکی کے اس میدان میں قدم رکھنے والے ہمارے ایک اور مخلص نوجوان ڈاکٹر عبدالحنان طاہر صاحب میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ ہسپتال، فری ٹاؤن (سیرالیون) ابن مکرم عبدالمنان طاہر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفرآباد (آزاد کشمیر) بھی شامل ہوگئے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف 7 جولائی 2006ء کو مع فیملی پاکستان سے سیرالیون کیلئے روانہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ 31/ اکتوبر کو ان کے ہسپتال کے احاطہ میں ایک بیت الذکر کا سنگ بنیاد مکرم مولانا سعید الرحمان صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون نے رکھا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید ونصرت سے مورخہ 3 دسمبر 2010ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی سے خدا کے اس گھر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آگیا ہے۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون نے نماز جمعہ پڑھا کر اس کا افتتاح کیا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حاضرین کی refereshment سے تواضع بھی کی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس بیت الذکر کا نام بیت المنان رکھا گیا ہے۔ اس جگہ اس بات کا بیان خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کے والد اور ان کے سسر دونوں کا نام عبدالمنان ہے اور یوں دونوں کے نام پر اس کا نام بیت المنان تجویز ہوا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کے والد کا تعارف تو پہلے درج ہو چکا ہے۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب آف اسلام آباد کی ایک بیٹی عزیزہ عتیقہ حنان اپنے خاوند کے ساتھ سیرالیون میں مقیم ہے۔ جبکہ ان کی بڑی بیٹی عزیزہ عطیۃ القدوس کی شادی بھی مجلس نصرت جہاں کے واقف ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر محمد نصراللہ خاں صاحب سے ہوئی ہے جو احمدیہ ہسپتال، کالیو، گھانا میں خدمت پر مامور ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ بیت المنان کا افتتاح اللہ تعالیٰ بہت بابرکت فرمائے۔ اور خدمت کرنے والے ہمارے واقفین کو ہمیشہ اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے سایہ تلے رکھے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف کراچی نے ایم بی اے بینکنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت:- تعلیم کم از کم گریجوایشن 50 فیصد نمبروں کے ساتھ ہو۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 25 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

021-39261300-6,EXT,2386

امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس آنرز پروگرام: کمپیوٹر سائنسز، میڈیا مینجمنٹ، اکنامکس، آرگنائزیشنل سائیکالوجی، پروفیشنل اکاؤنٹنگ

ایم ایس سی پروگرام:- کمپیوٹر سائنسز، ایجوکیشنل مینجمنٹ، ایچ آر ایم، بینکنگ اینڈ فنانس بی بی اے، ایم بی اے داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 24 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.imperial.edu.pk

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔جنوری	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:37

نیا سال مبارک ہو
نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434-6211434

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

Love For All Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھر ار روڈ کے سنگم پر پل کراس کرکے KRL سگنل سے پہلے
Tel: 051-2614001-5
پروپرائیٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

FD-10

نوزائیدہ بچوں کا یرقان اور خواتین کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب) 0344-7801578

رہائشی مکان برائے فروخت
10 مرلہ ڈبل سٹوری کارنر مکان برلب سڑک واقع
56 ناصرآباد غربی ربوہ نزد بیت الرحمٰن
معقول قیمت پر برائے فروخت
برائے رابطہ: احسان برقعہ ہاؤس گولبازار ربوہ
فون: 0092476211006
0092476211500

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

ماشاءاللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
نئی انتظامیہ کے ساتھ | جنریٹر کی سہولت
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289